قرآن میں ہر مرض کا علاج موجود ہے، دنیا بھر میں لوگ میرے کئے ہوئے روحانی علاج سے شفاء یاب ہورہے ہیں

حاجی محمد اشرف کون ہیں؟ انہیں یہ سب کچھ کیسے عطاء ہوا کس بزرگ سے علاج بیماریوں کی شفاء کا اذان حاصل ہوا؟ یہ وہ سوال ہے جو ہر بندے کی زبان پر آتے ہیں جسے حاجی صاحب کے بارے میں تھوڑا بہت معلوم ہے تاہم حاجی صاحب سے مل کر ایک ہی نظر میں سب کچھ واضح ہو جاتا ہے وہ ایک ایسے صاحب کمال بزرگ ہے جن کے نزدیک جاتے ہی نہ صرف یہ کہ دل منور ہو جاتا ہے بلکہ سب کچھ روشن روشن لگنے لگتا ہے، حاجی محمد اشرف صاحب نے موت کے منہ میں جاتے ہوئے بہت سے افراد کو نئی زندگی کی راہیں دکھائیں بلکہ بہت سے لوگوں کو راہ راست پر لانے پر ان کی مدد فرمائی وہ چاہتے ہیں کہ مشرق اور مغرب ان صلاحیتوں سے فائدہ اُٹھائیں ان کی بس ایک ہی آرزو ہے کہ ''میرا نور بصیرت عام کردے''

خداوند تعالیٰ نے انسان کو دنیا میں اپنا بنا کر بھیجا ہے اور اس مقام کی اہلیت ثابت کرنے کے لئے رب ذوالجلال نے کچھ حدود و قیود اور تقاضے بھی مقرر کردیئے ہیں اور جب انسان ان منزلوں کو طے کرلیتا ہے تو صحیح معنوں میں نائب اللہ قرار پاتا ہے۔ حاجی محمد اشرف بھی ایک ایسا معتبر نام ہے جنہوں نے ان تقاضوں کو پورا کرنے کی صدق دلانہ سعی جمیل کی ہے اور کامیاب ہوئے حاجی محمد اشرف ربع صدی قبل پاکستانی صنعت پنکھا سازی میں ایک معتبر اور شاندار نام رہا ہے پھر عارضہ قلب سے والد کی وفات نے ان کی دنیا بدل دی۔ لاکھوں روپے کے کاروبار چھوڑ چھاڑ کر شفا بالقرآن کی طرف راغب ہوئے سالہا سال کی تحقیق اور تلاش کے بعد انہیں صحت کی قرآنی لہروں کے ذریعے علاج اور مکمل شفاء کا وہ دن دیکھا اور انوکھا نظام دستیاب ہوا جس پر عقل انسانی آج دنگ ہے، اب کینسر، ایڈز، ہیپاٹائٹس اے بی سی اور دل کا بڑھ جانا یا دل کا کچھ حصہ Damage ہو جائے یا دل کی اندر ان کی شریانیں بند ہوں جیسی انتہائی مہلک اور لاء علاج بیماریوں کا کامل علاج کررہے ہیں، ان کی اس الہامی طریقہ علاج کی بے مثال خوبی یہ ہیے کہ مریض شفایابی کے بعد

اصلاح انسانی کا نمونہ بن جاتا ہے اور مریض دنیا کے کسی حصے میں بھی ہوں یہ دوری علاج کے راستے میں رکاوٹ نہیں بنتی، آج وہ شہرت کی جن بلندیوں پر ہیں اس کے سلسلہ اندرون ملک ہی نہیں بلکہ بیرون ملک بھی ہے ہم نے جناب حاجی صاحب سے سے ان کی انتھک محنت اور اس کے ثمرات وطریقہ علاج کے بارے میں انٹرویو کیا ہے جو عوام الناس کے فلاح و بہود کے پیش نظر قارئین کی نذر ہے۔

سوال: حاجی صاحب! آپ کے متعلق مشہور ہے کہ آپ انسانی خون سے متعلق بلڈ کینسر، ایڈز، ہیپا ٹائٹس اے بی سی اور بلڈ الرجی جیسی پیچیدہ بیماریوں کا علاج کرتے ہیں، شفاء یابی کی شرح بھی حیران کن ہے قدرت نے آپ کو شفاء کاملہ کا ہنر عطا کیا ہے اس بے مثال اور حیرت انگیز نظام شفاء تک آپ کی رسائی کیسے ممکن ہوئی؟

جواب: میرے والد صاحب پر دل کا حملہ ہوا میرے ایک کزن بھی کینسر جیسی مہلک مرض کا شکار ہوئے جب والد صاحب پر تیسرا اٹیک ہوا تو دار فانی سے پردہ فرما گئے تو میں نے سوچا کہ دوائیوں سے انسانی زندگی نہیں بچ سکتی کلام الٰہی کے ذریعے سے شفاء کاملہ ممکن ہوسکتی ہے اس تجسس نے مجھے شفاء بالقرآن کی طرف راغب کر دیا اور یوں قرآن پر میں نے ریسرچ کا عمل تیز کر دیا، جوں جوں سنجیدگی سے تحقیق آگے بڑھی میں نے محسوس کیا کہ میرے اندر ایک ایسی قوت بیدار ہو رہی ہے جو میرے دعوے کو سچا ثابت کر سکتی ہے میں نے اس کا عملی مظاہرہ یوں کیا کہ متحدہ عرب امارات میں قیام کے دوران ایک عربی نے ربڑ کا دل لگوایا، ادھر شاہ خالد نے بھی آپریشن کرایا۔ شاہ خالد پانچ سال کے بعد فوت ہو گئے اور وہ مریض پندرہ سال کے بعد کسی دوسری بیماری سے فوت ہوا میں نے ریسرچ کی تمام قوت سے علاج کیا اللہ تعالیٰ نے مجھے کامیابی دی اور میرا حوصلہ اور بڑھا اس دوران ذاتی استخارے کے باعث مجھے وہ شفاء بخش آیات مل گئیں جن کے ذریعے لہریں پیدا کر کے علاج کرتا ہوں۔

سوال:۔ آپ اس انوکھے طریقے کی وضاحت کیسے کریں گے؟

جواب:۔ اللہ تعالیٰ نے نظام قدرت مخصوص لہروں کے سپرد کر رکھا ہے جیسے اگر کوئی چیز خواہ وہ کتنی ہی طاقتور کیوں نہ

ہوبھنور میں پھنس جائے تو اس وقت تک وہ اس گرداب سے نجات نہیں پا سکتی جب تک کہ کوئی تیسری اور زیادہ طاقتور چیز نجات دلانے کے لئے عمل پیرا نہ ہو جائے، یہی قوت بخش لہریں مریض کو بیماری کے بھنور سے نجات دلا سکتی ہے، لہروں کے ذریعے چین میں بھی علاج کیا جاتا ہے، عیسائی بائبل اور یہودی تورات کے ذریعے لہریں پیدا کر کے علاج کرتے ہیں، ہندو گلاسوں میں رنگ ڈال کر دھوپ میں رکھ کر لہریں لیتے ہیں کچھ عرصہ پہلے ایک عیسائی خاتون یورپ سے آ کر اسلام آباد میں علاج کرتی رہی ہے اس کے متعلق شورش ملک صاحب نے جنگ اخبار میں ایک طویل انٹرویو شائع کیا تھا، امریکہ میں ایک روحانی معالج بنی سہم لہروں کے علاج میں بڑا مشہور ہے، میں نے پہلے ریسرچ کر کے قرآن پاک سے لہریں پیدا کرنے کی کوشش کی لیکن قرآنی لہریں اس قدر شدید ہوتی ہے کہ ان پر کنٹرول ناممکن ہوتا ہے اب اللہ تعالیٰ کے صفاتی ناموں سے یہ لہریں پیدا کرتا ہوں، کسی سے ملاقات نہیں کر سکتا، پھر ان پر سترس حاصل کر کے بیٹھ جاتا ہوں اور گیارہ سے ایک بجے تک مریض دیکھتا ہوں، بلڈ کے وہ مرضیں جن کا پتہ نہیں چلتا میں مریضوں کو بتانا چاہتا ہوں اور دیکھنے کی کوئی فیس نہیں ہوتی جو لوگ علاج کرائیں ان سے کینسر، ایڈز، جگر کی چار ہزار اور ہیپاٹائٹس اے بی سی اور اور دل کی بیماریوں کی تین ہزار فیس وصول کی جاتی ہے جو غریب اور نادار مریض ہیں وہ زکوٰۃ کمیٹی کا فارم دے کر فری علاج کرائیں، پہلے فارم درج کر کے تاریخ دی جاتی ہے اس تاریخ کے آنے پر بالکل فری علاج کیا جاتا ہے۔

سوال: حاجی صاحب! ہمیں لہروں کے متعلق بتائیں کہ یہ کیا چیز ہوتی ہے؟

جواب: غلام جیلانی برق نے ''من کی دنیا'' میں ان لہروں کے کمالات کا وضاحت سے ذکر کیا ہے یورپ کہتا ہے کہ انسانی اعمال جہاں پر دنیا کی حد ختم ہوتی ہے وہاں ایک جگہ ہے جسے وہ آسٹر ورلڈ کا نام دیتے ہیں، اس سے ٹکرا کر واپس دنیا میں آتے ہیں، وہی لہریں بن جاتے ہیں، ہم کہتے ہیں خدا نے اس دنیا کو چلا کر انسانی عمل کو وابستہ کر دیا ہے کہ اسے اپنے عمل سے چلاؤ، انسان کے اچھے اعمال لطیف اور بُرے اعمال نجس لہریں پیدا کرتے ہیں جو کام وقت ضائع کریں

وہاں سے منحوس لہریں نکلتی ہیں حضورﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے نزدیک جب فحاشی پھیل جائے گی تو ایسی بیماریاں ظاہر ہونگی جس کا علاج ممکن نہیں ہوسکے گا ،اس کا مطلب ہے کہ فحاشی ایسی لہریں پیدا کرتی ہے جو بیماریاں پیدا کرتی ہے حضرت عیسیٰؑ نے اپنے حواریون کو مخاطب کر کے فرمایا اگر صحت چاہتے ہو تو نیک اعمال کی طرف راغب ہو جاؤ۔انہوں نے تاکید کی کہ نیکی ہی صحت مند جسم کی ضمانت دے سکتی ہے حضورﷺ نے فرمایا الحمد شریف میں شفاء ہے الحمد شریف پڑھنے سے ایسی لہریں پیدا ہوتی ہے جس میں شفاء ہوتی ہے رب العزت فرماتے ہیں کہ جب تم نے اپنے اعمال سے اس دنیا کو اندھیر کر دیا تو رب العزت نے انبیاء کرامؑ کو بھیجا ،انھوں نے واحدنیت کے شمع جلا کر اس دنیا کو پھر منور کر دیا ، اس کا مطلب ہے کہ اللہ کے ذکر سے تاریک لہریں روشنی میں بدل جاتی ہے ،حضورﷺ نے سب سے پہلے صحابہؓ کو خدا کا ذکر کر دیا ،انہوں نے کلمہ توحید کثرت سے پڑھا جس کی برکت سے ایسی لہریں پیدا ہوئیں جس سے جہالت کے اندھیرے دور ہوگئے ،جنت میں سب لوگ خدا کا ذکر کرتے رہے ہونگے ،فرشتے اور درخت تک ذکر میں شریک ہوں گے اور ذکر کی بدولت جنت کا سکون دوبالا ہو جائے گا اور حقیقت میں خدا کی ذکر کی وجہ سے بیماری نہیں ہوگی لہٰذا دنیا اصل کی نقل ہے اگر دنیا میں اللہ کا ذکر کیا جائے تو ایسی لہریں پیدا ہوتی ہے جو مرض کو دور کر دیتی ہے ،یہی استخارہ کر کے میں رب العزت کی ذکر دیتا ہوں خدا نے فرما دیا ہے کہ جب تم میرا ذکر کرو گے تو میں تمھیں سکون قلب دوں گا ،اگر آپ مرض کو ذہن میں لے کر پڑھیں گے تو آپ کو سکون قلب اس وقت ہوگا جب آپ کا مرض دور ہوگا اور رب العزت قرآن پاک میں فرما چکے ہیں ،لھذا خدا اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا ،صرف وہ چند انسان جن کے لئے موت مقدر بن چکی ہے اسی بناء پر میں کہتا ہوں کہ اگر کسی کو میرے علاج سے آرام نہ آئے ،اسے کہیں سے آرام آجائے تو آکر اپنے پیسے واپس لے جائے ،ہم نے خدا کو چھوڑ دیا خدا نے ہماری مدد بند کر دی آج بھی خدا کے ذکر تمھاری تمام ـــــ کا مداوا کرنے کے لئے تیار ہے رب العزت کی طرف پلٹ کر دیکھو یہ دنیا جنت بن جائے گی ۔پاکستان کے لوگ

معجزے اور کرامات کے علاوہ کسی اور چیز پر غور وفکر نہیں کرتے ،معجزے اور کرامات کی بنیادی فرق یہ ہے کہ معجزہ حضور نبی سے ظہور ہوتا ہے اور وہ لازمی ظاہر ہو کر رہتا ہے،مثلاً موسیٰ کا یہ معجزہ تھا کہ وہ جب بھی اپنا عصاء پھینکتے وہ سانپ بن جاتا ،ایسا ممکن نہیں کہ وہ عصاء پھینکیں اور وہ سانپ نہ بنے لیکن کرامات میں ایسا نہیں ہوتا ،ولی کو خود یہ یقین نہیں ہوتا کہ یہ کرامات ظاہر ہو جائے گی ،اگر ایک دفعہ ظاہر ہوگئی ہے تو دوسری دفعہ ممکن ہو سکے گی کہ نہیں ،کرامت کی ظہور کی لہریں فضاء میں موجود ہیں ،اگر ایک واقعہ ہوا ہے تو دوسری دفعہ بھی ظاہر ہوسکتا ہے مثلاً حضرت عمرؓ نے کہا ''یا ساریہ'' پہاڑ کی طرف دیکھ ان کی آواز سینکڑوں میل دور چلی گئی وہ آواز آج بھی جاسکتی ہے،اس کرہ ارض میں آج بھی لہریں بدرجہ اتم موجود ہے اور یہ عمل دہرایا جاسکتا ہے،صرف اس شخص کی ضرورت ہے جو ان لہروں کو سمجھتا ہوں جس سے آواز پہنچائی جاسکتی ہے۔

سوال: کینسر،ایڈز اور ہیپا ٹائٹس اے بی سی اور دل کے امراض میں آپ کس حد تک کامیاب رہے؟

جواب: میں نے یہ علاج بہت بڑے بڑے سیاستدانوں سے لے کر غریب عوام تک کیا ہے 85% مریض خدا کے مہربانی سے ٹھیک ہو گئے ہیں یہاں ایک بات قابل ذکر ہے کہ میں نے ابھی تک سات ہزار آدمیوں کا علاج کیا ہے ان میں سے تین ہزار کینسر کے مریض تھے،،ان تین ہزار میں سے آج تک کسی کا علاج کبھی آپس میں نہیں ملا،دل کے تین یا چار واقعات ایسے ہے کہ ان کا علاج مل گیا ہے کینسر کا علاج 123 دن میں اور دل کا 90 دن میں مکمل ہو جاتا ہے ۔41 یوم کے بعد ایک دفعہ آنا پڑتا ہے مریض کے آنے کی ضرورت نہیں،عورتیں اپنے ملازموں کو بھیج کر گھر میں بیٹھ کر علاج کروائیں میں نے امریکہ کے ہسپتالوں کئی مریض ٹھیک کئے ہیں،خاص طور پر دل بڑھ جائے تو اس کا علاج سوائے میرے ساری دنیا میں کوئی نہیں جانتا اور میں یہ آگے نہیں دے سکتا،اگر دوں بھی تو اُنھیں لہریں نظر نہیں آسکتیں،میں دنیا کا چوتھا مسلمان ہوں،پانچواں میرے بعد سعودیہ میں پیدا ہوگا اس کے بعد یہ سلسلہ ختم ہو جائے گا،ہیپا ٹائٹس سی کا بہت

مہنگا علاج ہے ، دولاکھ روپے کے انجکشن لگتے ہیں اور رزلٹ 26% سے زیادہ نہیں میرے مریض انشاء اللہ 85% سے زیادہ ٹھیک ہورہے ہیں جو پندرہ فیصد ہے وہ بھی کوئی بیماری نہیں تمام کام کرتے ہیں صرف رپورٹ پازیٹو آجاتے ہیں جس مریض کا میں نے علاج کردیا ہے وہ H-C سے اس دنیا سے نہیں گیا، پانی بننے سے پہلے میر ا100% رزلٹ ہے جن کے پیٹ میں پانی بن جاتا ہے وہ 60% مریض ٹھیک ہوگئے ہیں۔

سوال: آپ اپنے طریقہ علاج پر تھوڑی سے روشنی ڈالیں؟

جواب: میں سب سے پہلے مریض کا نام اوراس کی والدہ کا نام لے کر دیکھتا ہوں کہ مریض کی نوعیت کیا ہے، پھر مریض کو قرآنی آیات دیتا ہوں، مریض گھر جا کر پڑھ کر پانی پینا شروع کرتا ہے تو میں استخارہ کرتا ہوں اور چوتھے دن وہ اسمائے گرامی مریض کو پڑھنے کے لئے دیتا ہوں جو مریض پڑھتا ہے تو اس سے صحت کی لہریں پیدا ہوتی ہے جس سے میں مریض کا علاج کرتا ہوں، جب مریض سات دن پڑھ لیتا ہے تو لہریں اس قابل ہوجاتی ہے کہ علاج ممکن ہو سکے ، گیارہویں دن میں علاج شروع کرتا ہوں، گیارہ دن سے لے کر 41 دن تک میں ہر روز مریض کی حالت چیک کرکے آگے علاج کرتا ہوں، مریض چاہے امریکہ کے جنگلوں میں ہو لیکن کینسر، ایڈز اور جگر کے مریض کے لئے دو آدمیوں کے نام اور والدہ کا نام لے کر انہیں بھی پڑھنے کیلیئے دیتا ہوں، مریض کے ساتھ اُن کے خونی تعلق ہونا ضروری ہے بیوی کے لئے خاوند اور خاوند کے لئے بیوی پڑھ سکتے ہیں، 41 دن کے بعد اگر مریض خود پڑھ لے تو دوسرے عزیزوں کو پڑھنے کے ضرورت نہیں رہتی، ایک مریض کے لئے اگر آدمی 20 منٹ پڑھنا چاہئیں تو صحت کے لہریں پیدا کرنے لئے ان کے اسم بھی مختلف ہوں گے۔ میں انسان کو وہ اسم بتا تا ہوں جس اسم سے انسان کا رب العزت سے برائے راست تعلق ہوتا ہے وہ اسم جب آدمی پڑھتا ہے تو اگر تین مہینے لگا تار پڑھے تو وہ نماز نہیں چھوڑ سکتا، اس کا اردگرد کا ماحول سازگار ہوجاتا ہے رزق کی فراوانی ہوجاتی ہے۔ جائز حاجات نہیں رکتیں۔

سوال: حاجی صاحب! انسان کو درپیش مسائل اور مصیبتوں سے نجات دلانے کیلئے بھی آپ ان لہروں سے کوئی عمل کر سکتے ہیں؟

جواب: شروع شروع میں میں نے اس مقصد کے لئے لہروں کا استعمال کیا، کئی اہم شخصیات کی مدد کی لیکن خاطر خواہ پذیرائی نہیں ہوئی تو میں نے ان لہروں کو بیماریوں پر سیٹ کرلیا ہے۔ اگر کوئی مسئلہ ہو اور اس میں قوم کا اجتماعی فائدہ ہو تو میں دوبارہ کوشش کر سکتا ہوں۔ ویسے مریضوں کے خدمت میں مجھے بڑا لطف آتا ہے، مجھے صرف ایک تکلیف ہے کہ میں سوائے فرض نماز کے کمرے سے باہر نہیں جاسکتا، صرف فجر کی نماز کے بعد تھوڑی سی سیر کی اجازت ہے وہ بھی ایک راستے پر جہاں سیر کے لئے جاتا ہوں راستہ بدل کر نہیں جاسکتا، ہر روز اسی راستے سے جانا اور واپس آنا پڑتا ہے، مسجد اور گھر کے علاوہ کسی طرف قدم اُٹھانے کی اجازت نہیں ہوتی، ویسے میرا دل کرتا ہے کہ اپنی قوم کے لئے کچھ کروں، انسان اگر لہروں کو سمجھتا ہو تو کوئی کام بھی کر سکتا ہے مثلاً مجھے ایک ڈیپارٹمنٹ دیدیں، میں ان میں ملازموں کو کچھ پڑھنے کے دوں گا تین ماہ سے لے کر ساڑھے پانچ ماہ کے درمیان ان کی کارکردگی بڑھ جائے گی وہ صرف چلتے پھرتے بغیر وضو میرے لفظ پڑھے تین مہینے کے بعد وہ لوگ نمازی بن جائے گی ان کا اردگرد کا ماحول سازگار رہے گا، وہ محسوس کرے کہ کوئی چیز ان کی مدد کرتی ہے مجھے پولیس کا ایک شعبہ پورا دیدیں یا ایک تھانے پر گورنمنٹ آزمائش کرے، پانچ ماہ کے اندر 85% لوگ رشوت چھوڑ دیں گے کسی ایجنسی کے کچھ لوگ مجھے دیں اس عرصہ میں ان کی کارکردگی بڑھ جائے گی اور خاص طور پر اسی قوم کے لئے صرف یہی ایک راستہ رہ گیا ہے، گورنمنٹ مجھے اعتماد میں لے اور میں ملک میں چالیس لاکھ انسانوں کو کچھ الفاظ پڑھنے کیلئے دیتا ہوں لمبا عرصہ نہیں پانچ مہینے کے بعد رزلٹ سامنے آجائے گا اچھی کارکردگی کے بعد فضاء میں وہ لہریں درکار ہوتی ہے جو ان پالیسیوں کو منطقی انجام تک پہنچاتی ہے، اگر وہی نہ ہوں تو رزلٹ 10% سے اوپر نہیں جاتا، اس بات کو ذرا آسان طریقے سے بیان کرتا ہوں کہ چاہے کتنا ہی قیمتی بیج ہو وہ پتھریلی زمین میں نہیں

اُگتا،اس کے لئے زمین کا ذرخیز ہونا ضروری ہے، ہمارے لیڈرز زمین ذرخیز کرنے پر توجہ نہیں دیتے، بے نظیر صاحبہ کہتی تھیں کہ میرا افسر شاہی ساتھ نہیں دیتی، نواز شریف صاحب کہتے ہیں کہ میں پہلے دوسال کام نہیں کرسکا، اگلے دوسال دگنا کام کروں گا آپ ذرا سوچیں جن لہروں نے اُنہیں سنگل کام کرنے سے روکے رکھا وہ ڈبل کیسے کرنے دیں گی اور اگر ایسے ممکن بنانا ہے تو ماحول کو عمل سے سازگار بنا کر پھر کام کرنا ہوگا، اب ایل ایف او کا جھگڑا ہے، ہمارے لیڈر اس بارے میں کیوں نہیں سوچتے کہ ایسا کیوں ہوتا ہے، یہ اسمبلی کی لڑائی کوئی لیڈروں کی لڑائی نہیں یہ وہ لہریں ہیں جو بنیادی طور پر عوام کے عمل سے پیدا ہوتی ہے اور جب وہ اپنے منطقی انجام تک پہنچتی ہیں تو ایسے حالات ناگزیر ہوتے ہیں ،اُنہیں اگر روکنا ہے تو معاشرے میں روکے، سب سے بیچارہ پاکستانی وہ ہے جو اس انتظار میں بیٹھا ہے کہ کوئی لیڈر آئے گا اور ہماری تقدیر بدلے گا حالانکہ وہ اس بات سے بے علم ہے کہ اس کے اعمال نے ایک ایسا لیڈر پیدا کرنا ہے جو ہماری رہنمائی کرے گا اس بات کو اچھے طریقے سے ذہن نشین کرلیں کہ قائداعظم محمد علی جناح مسلم لیگ کی قربانیوں کا ثمرہ تھا، بے لوث قربانیوں سے جو لہریں پیدا ہوتی ہیں انہوں نے پاکستان بنایا، آج قوم کہتی ہے کہ خدا خود پاکستان کی حفاظت کرے، خدا کوئی ہمارا چوکیدار تو نہیں، اگر مسلمان کو کوئی ودیت ہے تو یہ کہ اس کو آخرت میں بھی اجر ملے گا لیکن دنیاوی قاعدوں اور ضابطوں میں وہ تمام قوموں میں کوئی برتری نہیں رکھتا جب مصر فتح ہوا تو حضرت عمرؓ نے عیسائیوں سے پوچھا آپ کیا کررہے تھے وہ کہنے لگے کہ ہم وہ گروہ تھے ایک گروہ کہتا تھا عیسیٰؑ کا پیشاپ پاک ہے اور دوسرا کہتا تھا کہ پلید ہے اور آپ نے حملہ کردیا، آپ نے مسلمانوں سے مخاطب ہو کہا کہ تمھارا بھی سوائے عبدیت کے خدا سے کوئی رشتہ نہیں جب تم بھی غیر اہم مسائل میں پھنس جاؤ گے تو آپس میں لڑنا شروع کردوں گے اور اللہ رب العزت تم پر کوئی اور قوم مسلط کرے گا، ذرا سوچو پاکستانیو! کہیں تمھارا وہ وقت تو نہیں آ گیا تم لہروں کو نہیں سمجھتے تم ایک ایسی غار کے اندر جارہے ہو جس کے گرنے کے امکانات بڑھ رہے ہیں اور تم مست ہو، جیسے ملک تمھارے آباؤ اجداد نے تمھیں دیا تھا ویسے اگر تم

اپنی اگلی پشت کو نہ دے سکے تو ہم بددیانت ہے اور امانت میں خیانت کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوسکتا، حضورﷺ کی حدیث مبارکہ ہے کہ اللہ رب العزت نے بہت سی قومیں صرف اس وجہ سے تباہ و برد کردیں کہ ان کے امیروں کے قانون کچھ اور تھے اور غریبوں کے قانون کچھ اور، ناانصافی سے جو لہریں پیدا ہوتی ہے۔ وہ قوموں کو برباد کردیتی ہے ،ریشم کا کیڑا جب پھنس جاتا ہے تو فرشتہ اسے ایک ذکر عطا کرتا ہے جب وہ ذکر کرتا ہے تو ایسی لہریں پیدا ہوتی ہے جس میں نہ صرف آزادی ہوتی ہے بلکہ وہ مکمل کیڑا ہوتا ہے اور اس کے پر نکل آتے ہیں، تم اس بات کو غور کرو اور آؤ مل کر خدا کے ذکر کے اہتمام کریں ہماری تمام مشکلات حل ہوجائیں گی اور جنت کا سکون صرف صرف اللہ رب العزت کے ذکر سے وابستہ ہے اور آخر میں اپنی قوم سے ایک عرض کرنا چاہتا ہوں، تنقید صرف ان لوگوں کو حق ہے جو بعد میں اس مسئلے کا حل پیش کرے، جس قوم کو تباہ کرنا ہو اس میں بے جا تنقید ڈال دیں وہ خود بخود تباہی کے دہانے پر پہنچ جائے گی، انسان کو خدا نے پیدا کیا ہے کہ اپنا محاسبہ کرے اور دوسروں کی اچھائیوں پر نظر رکھے کیونکہ تمھیں اپنے کمزوریوں کا پتہ چلتا رہے گا اور دوسروں کے اچھائیوں سے تمھیں فائدہ ملے گا، کائنات کا یہ دستور ہے کہ جس چیز سے تم اچھائی وابستہ کروگے وہاں سے تمھیں اچھی لہریں واپسی میں ملیں گیں، ہم پولیس پر تنقید، واپڈا پر تنقید و گورنمنٹ پر تنقید، اس سے جو لہریں پیدا ہوتی ہے وہ قوم کو سست کرتی ہے اور ہم اسے جنرل نالج سمجھتے ہیں، میری قوم صرف خاموش ہی ہوجائے بے جا تنقید نہ کرے تو اس سے عمل کے لہریں بڑھ جائیں گے، قوم میں صلح اور امن بڑھے گا۔

جب تک یہ نہ تھی اپنی خبر رہے دیکھتے ہیں اوروں کے عیب و ہنر پڑی جب اپنے برائیوں پر نظر تو نگاہ میں کوئی بُرا نہ رہا۔

ظفر اس آدمی کو انسان نہ جانیے گا چاہے ہو وہ کتنا فہم و ذکا جسے عیش میں یاد خدا نہ رہی جسے طیش میں خوف خدا نہ رہا۔

حضرت شبلی نے ایک حکیم صاحب سے کہا کہ مجھے گناہوں کا مرض ہے، اگر حکیم صاحب اس کی دوا ہو تو مجھے عنایت کیجیے، ادھر باتیں اور سامنے میدان میں ایک شخص تنکے چننے میں مصروف تھا، اس نے سر اُٹھا کر کہا جو تم سے لو لگاتے ہیں

وہ تنکے چنتے ہیں،شبلی یہاں آؤ میں تمھیں اس مرض کی دوا بتاتا ہوں،حیاء کے پھول،صبر وشکر کے پھل، عجز و نیاز کی جڑ،غم کی نپل،سچائی کے درخت کے پتے،ادب کی چھال،حسین اخلاق کے بیج یہ سب لے کر ریاضت کے ہاون دستے کو کوٹنا کرو اور اشک پشیماں کا عرق میں روز ملاتے رہو،ان سب کو دل کی دیگچی میں بھر کر شوق کے چولہے پر پکاؤ،جب پک کر تیار ہو جائے تو صفائے قلب کی صفائی چھان لینا اور شیریں زبان کی شکر ملا کر محبت کی تیز آنچ دینا،جس وقت تیار ہو کر اُترے تو اس کو خوف خدا کے ہوا سے ٹھنڈا کر کے استعمال کرنا،گناہوں کی بیماری سے افاقہ ہوگا،مولانا شبلی نے نگاہ اُٹھا کر دیکھا تو دیوانہ غائب ہو چکا تھا۔وہ جو بیچتے تھے دوائے دل دکان اپنی بڑھا گئے۔